جہان تازہ

ق-ر-ی

انتظار کیجئے

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے انسانی معاشرے کی عمومی حالت یہ ہو چکی ہے کہ حرص و ہوس کے بندے بن کررہ گئے ہیں۔ دنیا کی عارضی زندگی کی آسائش و سہولتوں کے لیے آدمی کسی عہدے اور منصب وجاہ کے حصول کی خاطر یا کسی بڑی شخصیت یا عہدے دار سے قربت کے لیے ایسے ایسے افعال قبیحہ کا مرتکب ہوتا ہے کہ شرف و عزت بھی سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو یہ اپنے دنیاوی و ذاتی مفادات کے حصول کے لئے اس قدر آگے بڑھ جاتا ہے کہ ایمان و اسلام سے بھی تہی دامن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایک مومن' مسلمان کی خوبی اور اس کے ایمان کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے رب رحمٰن اور اپنے ہادی و مرشد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر اور ان کی محبت میں اپنا مال' اولاد' دنیا جہاں کی محبتیں حتی کہ اپنی جان تک قربان کر دیتا ہے۔ خود مرشد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "**لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین**" "کہ لوگو! تم میں سے کوئی شخص بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے والدین' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور پیارا نہ ہو جاؤں" اس حدیث مبارک سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جو شخص بھی اپنی خواہشات' دنیاوی منصب' وجاہ و جلال' اپنے عزیز و اقارب یا اپنے لیڈر اور پارٹی کی عزت و احترام زیادہ کرتا ہے۔ یا اپنے کسی بڑے لیڈر' پارٹی سربراہ وغیرہ کی بات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور حکم پر ترجیح دیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا۔ اختصار کی وجہ سے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 24 کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔ "کہہ دے (اے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور رہنے کے مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو۔ تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے

زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"

خواندگان ذی وقار! اس آیت مبارکہ اور مذکورہ حدیث کی روشنی میں غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور سے محبت کرے یا اس کی ذات' اس کے اقوال اور افعال کو ترجیح دے تو اس کو انتظار کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب کب نازل فرماتے ہیں۔(اعاذنا الله منه) آج پاکستانی قوم اور مملکت پاکستان جن شدید خطرات اور مصائب میں گری ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی ہی صورتیں ہیں اگر کوئی جان لے اور سمجھ جائے تو۔ نہ ہماری سرحدیں محفوظ ہیں اور نہ ہی اندرون خانہ شہر اور دیہات شہروں کے شہر حتیٰ کہ صوبے تک بدامنی کی لپیٹ میں ہیں اور سٹریٹ کرائم کی آگ ہر گلی محلے میں جل رہی ہے۔اوپر سے کساد بازاری اور مہنگائی اور آئے دن حکمرانوں کی طرف سے اپنی عیش و عشرت کے لیے ضروریات زندگی کی قیمتیں بڑھانا اور بڑھاتے ہی چلے جانا کیا عذاب الٰہی کی صورتیں نہیں ہیں؟ سبب اس کا وہی جو قرآن نے بیان کیا ہے کہ ہم باوجود مسلمان کہلانے کے اپنے دنیوی مفادات' اپنے عہدے و منصب' اپنی مراعات اور اپنے لیڈر اور پارٹی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیتے اور ان کا زیادہ احترام کرتے ہیں۔ابھی گذشتہ دنوں شیخوپورہ شہر کے مسلم لیگی ایم۔این۔اے نے بتی چوک شیخوپورہ کی تزئین و آرائش کے نام پر اپنی کارکردگی اور اپنی پارٹی کا نام نمایاں کرنے کی ایک بے کاری کوشش کی (مسلم لیگ ن کی حکومت کو یہ شرف حاصل ہے کہ لوگوں کو روٹی میسر ہو نا ہو۔روح اور جسم کا رشتہ باقی رکھنے کے لیے ضروریات ملیں یا نہ ملیں مغل بادشاہوں کی طرح عمارات' سڑکیں اور ریل کی پٹڑیاں بنانا ان کا اولین شوق ہے۔قوم کراچی سے لے کر خیبر تک آگ اور خون کے دریا میں غوطے کھا رہی ہے مگر یہ مغل شہزادے غیر ملکی حکومتوں اور کمپنیوں سے سڑکیں بنانے اور پٹڑیاں بچھانے کے معاہدے کر رہے ہیں۔**لاحول ولا قوۃ الا باللہ**)

تو مذکورہ ایم۔این۔اے نے چوک میں جو عمارت بطور یادگار تعمیر کی اس کے چاروں طرف اللہ تعالیٰ کا نام مبارک "اللہ جل جلالہ لکھا گیا لیکن اس کے ساتھ اپنی پارٹی کے انتخابی نشان شیر کے مجسمے بنا کر رکھ دیئے۔جب عوام اور شہریوں نے اس مبینہ گستاخی پر احتجاج کیا تو حکومت کے نشے میں چور اس ممبر قومی

اسمبلی پر کوئی اثر نہ ہوا حتیٰ کہ ایک شہری نے لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کر دیا تو بعض ذرائع کے مطابق فاضل عدالت نے حکم صادر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہ لکھا جائے یا پھر وہاں سے شیر کے مجسموں کو ہٹا دیا جائے حالانکہ عدالت واضح طور پر حکم بھی ارشاد فرما سکتی تھی کہ نا صرف کہ ان مجسموں کو ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے نام کو مزید نمایاں کیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ کی توہین اور گستاخی کے جرم میں مذکورہ ایم۔این۔اے کو نا اہل بھی قرار دیا جائے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ عدالت نے واضح حکم صادر کرنے کی بجائے مسلم لیگ (ن) کی حکومت اور مذکورہ نمائندے کے ایمان کو جانچنے کے لیے ایسا حکم دیا کہ دیکھا جائے اب ایم۔این۔اے یا اس کی حکومت اپنی پارٹی کے نشان کو باقی رکھتی ہے یا اللہ تعالیٰ کے نام کو۔ لیکن صد حیف کہ مذکورہ ایم این اے نے اللہ تعالیٰ کے نام کو تو مٹا دیا مگر اپنی پارٹی کے انتخابی نشان کو ہٹانا گوارہ نہ کیا اس پر بھی مستزاد یہ کہ کسی بھی سطح کے پارٹی لیڈر نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا اور اس طرح وہ بھی اس جرم میں شریک کار ہو گئے۔

قارئین محترم! اس قدر توہین و گستاخی کے باوجود اگر ہم شکوہ کریں کہ ہمارے حالات درست نہیں ہوتے۔ آئے دن کسی نہ کسی آسمانی آفت کا ہم شکار رہتے ہیں اور ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو پھر ہمیں اپنے ایمان و عمل کا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم ایمان کے کس درجے میں کھڑے ہیں۔ مسلم لیگ ن اور خصوصاً شریف برادران کے متعلق مذہبی حلقے خصوصی طور پر غلط فہمی کا شکار ہیں کہ یہ دین دار لوگ ہیں، محب وطن ہیں وغیرہ وغیرہ حالانکہ عقیدے و عمل کے لحاظ سے یہ بدترین لوگ ہیں۔ اپنی جلاوطنی کے دوران بڑے میاں صاحب ہر جمعرات کو لاہور حضرت علی ہجویری کے دربار پر دو بکروں کا چڑھاوا چڑھاتے رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرمین شریفین کی سرزمین پر رہنے کا موقعہ دیا اور خادم الحرمین الشریفین کے انعامات و احسانات الگ تھے۔ لیکن یہ بجائے اس کے کہ اپنے عقیدے کو سنوارتے اور پختہ کرتے یہ شرکیہ عقیدے پر نا صرف کہ کاربند رہے بلکہ اس کا اظہار بھی کرتے رہے۔ شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت مقصود تھی کہ قیامت کے دن شریف برادران یہ عذر نہ کر سکیں کہ ہمیں تو ہمارے مولویوں نے اس قسم کا عقیدہ ہی سمجھایا اور بتایا تھا اور جو مولوی ہمارے نہ تھے مگر ہمارے ساتھ تھے انہوں نے کبھی ہماری اصلاح کی کوشش ہی نہ کی تھی کہ شاید اپنی کسی محرومی کا خوف و خطرہ تھا۔

قارئین ذی وقار! یہ شریف برادران ہی ہیں کہ جنہوں نے واضح اور اعلانیہ اللہ

تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے بغاوت کی۔ میاں نواز شریف نے سودی نظام کے خلاف سپریم کورٹ کے واضح اور دوٹوک فیصلے کے خلاف اپیل کر دی اور سودی نظام کو نہ صرف کہ باقی رکھا بلکہ اسے تحفظ بھی دیا حالانکہ سود اتنا بڑا جرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جرم کے مرتکب کے لیے اعلان جنگ فرمایا ہے۔

ابھی ماضی قریب یعنی صرف چند ماہ پہلے شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی وزارت کے آخری دنوں میں تعلیمی نصاب میں جس طرح تبدیلیاں کی ہیں وہ ان کی ''حب الوطنی'' اور ''اسلامیت'' کی منہ بولتی تصویر ہے کہ اہم اسلامی واقعات اور مسلمانوں کے ہیروز کے مضامین نکال دیئے گئے اور اس کی جگہ خلاف شریعت اور نامناسب لوگوں کے مضامین شامل کر دیئے گئے۔ اور میاں صاحب کی اس خدمت پر برطانوی نمائندے نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا کہ ''یہ میاں شہباز شریف کی متحرک شخصیت کی وجہ سے ممکن ہو سکا ورنہ ہم نصاب تعلیم میں تبدیلی نہیں کر سکتے تھے'' (نوائے وقت لاہور)

اس سے پہلے بڑے میاں صاحب اپنے دوسرے وزارت عظمیٰ کے دور میں نصاب تعلیم سے قرآن مجید کی جہاد کی فضیلت واہمیت پر مبنی آیات نکال چکے ہیں (اگرچہ پہلے دور حکومت میں شامل بھی انہوں نے ہی کیں تھیں لیکن شاید وہ دباؤ برداشت نہ کر سکے اور اپنی حکومت کی خاطر قرآن مجید کی تعلیم کو قربان کر دیا مگر حکومت پھر بھی نہ رہ سکی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے والا کبھی بھی عزت وامن نہیں پا سکتا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ پہلے محکمہ تعلیم وفاقی حکومت کے زیر انتظام تھا اب اٹھارویں ترمیم کے بعد اس کا کنٹرول صوبائی حکومت کو مل گیا ہے)

اور پھر یہ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ میاں نواز شریف نے حال ہی میں سزائے موت پر عمل درآمد رکوا دیا ہے حالانکہ جن مجرموں کو سزائے موت ہو چکی ہے ان میں سے کئی عادی مجرم اور سفاک قاتل ہیں اور کئی نے توہین رسالت کے جرم میں سزا پائی ہے لیکن صرف تجارت' کاروبار اور کفر کے عالمی سرداروں کے دباؤ پر ان کو خوش کرنے کے لیے اسلام کا اتنا بڑا اہم حکم ہے جس کو ماننے سے یہ حضرات انکاری ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے''پہلی قومیں اس وجہ سے

تباہ و برباد ہوئیں کہ وہ حدود اللہ کا نفاذ نہیں کرتی تھیں اگر ان میں کوئی کمزور آدمی جرم کرتا تو اس کو سزا دی جاتی اور اگر کوئی طاقت ور اشرافیہ خاندان سے مجرم ہوتا تو اس کو چھوڑ دیا جاتا'' آج ہمارے ملک اور ادارے، تنظیمیں اور خاندان اسی وجہ سے بدامنی، ٹوٹ پھوٹ اور انتشار کا شکار ہیں کہ ہم نے عدل ا انصاف کا دامن چھوڑ دیا ہے مجرم کو سزا ہم چہرہ اور خاندانی اثر و رسوخ دیکھ کر دیتے ہیں اور پھر کسی کو ا کے حق کی وجہ سے نہیں بلکہ ذاتی تعلقات اور مفادات کی بنا پر نوازتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ہم دن بدن تنزلی اور پستی کی طرف جا رہے ہیں اور شاید ہمیں اس کی کوئی فکر بھی نہیں تبھی تو ہم اس کا کوئی سدباب بھی نہیں کرتے اور نہ ہی کسی کا صحیح مشورہ قبول تو کیا سننے کے لیے تیار ہیں بلکہ ہر کسی نے اپنے چند کا لیس اور طبلے طنبورے رکھے ہوئے ہیں جو سب اچھا کی رپورٹ دیتے اور بہت خوب کا راگ الا ہیں۔ یاد رکھیے اگر ہم نے پستی سے نکلنا ہے اور ترقی کرنی اور اس کو برقرار رکھنا ہے تو پھر ہمیں اپنے ا زیر انتظام اداروں، محکموں اور افراد میں عدل و انصاف کا اصول اپنانا ہوگا، ظلم و زیادتی سے توبہ کرنی گی اگر یہ نہیں تو پھر سب کچھ سراب ہے۔ حقیقت کچھ نہیں۔ مگر یہاں ہماری حالت یہ ہے کہ کراچی جیسا شہر اس قدر بدامنی کی لپیٹ میں ہے کہ ہر طبقہ زندگی کے افراد چیخ اٹھے ہیں لیکن ہم مصلحتوں میں ا جکڑے ہوئے ہیں کہ اپنی مرضی سے کوئی دیانتدار اور سخت گیر افسر نہیں لگا سکتے کہ مفاہمت کا مردہ خرا ہو جائے گا۔ بھلا سوچیے جس پولیس میں اجرتی قاتل اور سیاسی، مذہبی اور لسانی تنظیموں کے مسلح ونگز ارکان موجود ہونگے وہ اپریشن کیا کریں گے وہ تو قبل از وقت ٹارگٹ کو آگاہ کر کے ڈیوٹی بھی پکی کر گے اور حکومت سے مزید مراعات بھی لے لیں گے، بھلا جس حکومت کا گورنر قتل، اغواء، بھتہ خوری و جیسے کیس کا مجرم ہو اس کی موجودگی اور نگرانی میں امن و امان کیسے قائم ہوگا۔

پھر ہماری بالغ نظر حکومت نے کارروائی سے پہلے ہی شور مچانا، ان کے ٹھکانوں کی نشاندہی ک مجرموں کے نام تک شائع کرنے اور مشہور کرنے کا فریضہ سرانجام دینا شروع کر دیا اس سے تو جو مجرم تھے اپنی اپنی کمین گاہوں میں محفوظ ہو چکے جنہوں نے بیرون ملک جانا تھا وہ جا چکے اب تو صرف میڈیا میں دن شور ہوگا وقتی طور پر وارداتیں رک جائیں گی تو حکومت کراچی میں امن کی بحالی کا تمغہ سجائے کریڈ ذکر کرے گی جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہوگی۔

ان سطور میں حکمرانوں سے بالعموم اور شریف برادران سے بالخصوص یہ گذارش کی جاتی ہے کہ

☆ اگر آپ ملک میں امن' خوش حالی' ترقی اور اپنی ملک اور قوم کی عزت چاہتے ہیں تو قرآن وحدیث کی تعلیم کو عام کریں۔ نصاب تعلیم میں جو غیر مناسب تبدیلیاں ہو چکی ہیں ان کو واپس لیا جائے اور نصاب تعلیم کو قرآن وحدیث کی روشنی میں مرتب کیا جائے کہ جس سے ایک طالب علم اچھا انسان بننے کے ساتھ ساتھ اچھا مسلمان بھی ثابت ہو اور ہم سب کی آخرت کی بہتری کا باعث بنے۔

☆ جن کو اصول وقانون کے مطابق عدالتیں سزائیں دے چکی ہیں ان پر عمل کیا جائے اور ان سزاؤں کو نافذ کیا جائے۔

☆ سودی نظام کے تحفظ کے لیے کی گئی اپیل کو فی الفور واپس لیا جائے۔

☆ بدامنی والے علاقوں اور شہروں میں بلا امتیاز رنگ ونسل' مذہب وملت عدل وانصاف کیا جائے اور مجرموں کو نمونہ عبرت بنادیا جائے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے بن جائیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وفرامین پر عمل پیرا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے وعدے کے مطابق امن وامان سے لیکر معیشت تک ہر معاملے میں اپنی رحمت فرمائیں گے اور اس قوم کی تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی اور اگر خدانخواستہ آپ نے اپنی عارضی چودھراہٹ' حکومت' وزارت اور چند دن کی عیش وعشرت' پروٹوکول اور مال ودولت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دی تو پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان دوبارہ پڑھ لیجئے جو خالق ارض وسما اور مالک الملک نے قرآن مجید کی سورۃ توبہ کی آیت نمبر 24 میں یوں ارشاد فرمایا'' کہہ دے (اے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑنے (خسارے) سے تم ڈرتے ہو۔ اور رہنے کے وہ مکان جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو! یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا'۔